Multi Disciplinary Research Journal
New Vision

ISSN No. 2394-9996

New Vision

Multi-disciplinary Research Journal

July 2015

Online version : http://www.milliyaresearchportal.com

Milliya Arts, Science & Management Science College
BEED
ANJUMAN ISHAT-E-TALEEM BEED

Anjuman Ishat -e- Taleem Beed's
Milliya Arts, Science & Management Science College,
Beed- 431122 (Maharashtra)
Website : www.milliyasrcollege.org
E-mail.ID : newvisionjournal@gmail.com

ISSN No. 2394-9996

New Vision

Multi-disciplinary Research Journal

July 2015

Chief Editor

Dr. Mohammed Ilyas Fazil

Principal, Milliya Arts, Science &
Management Science College, Beed.

Executive Editor

Dr. Mirza Asad Baig Rustum Baig.

Managing Editors

Prof. Syed Fareed Ahmed Nahri.

Dr. Pathan Ayub Majid Khan

Published by

Anjuman Ishat -e- Taleem Beed's
Milliya Arts, Science & Management Science College,
Beed- 431122 (Maharashtra)
Website : www.milliyasrcollege.org
Online version : http://www.milliyaresearchportal.com
E-mail.ID : newvisionjournal@gmail.com

New Vision

Multi-disciplinary Research Journal

Editorial Board.

Dr. Syed S.R.

Dr. Abdus Shakur Quasmi

Dr. Abdul Anees Abdul Rashid.

Dr. Abdul Samad Nadvi

Dr. Shaikh Ajaz Parveen

Dr. Patel M.R.

Dr. Alka Shri Dange.

Dr. Mujawar S.T.

Dr. Maqbool Saleem

Dr. Sayed H.K.

Dr. Kaleem Mohiuddin

Dr. Beedkar S.D.

Dr. Sonavane V.K.

Dr. Mohd. Ataullah

Dr. Khayyum Farooqui

Prof. Maleka Shaheen

Prof. Jadhav Shamal

Dr. Mirza Wajid Baig

Instruction :-

It is to be noted that Editorial / Adivisery / Board / Publisher may or may not agree with the contents, hence shall not be held responsible for any crisis or conflict.

INDEX

Sr. No.	Paper Name	Name	Subject	Page No.
(01)	Social values versus political hypocrisy in Nayantara Sahgal's This Time of Morning	Dr. Abdul Anees Abdul Rasheed.	English	01
(02)	Depiction of aspirations and sanguine approach to life in Chetan Bhagat's Five Points Someone: What Not to do at IIT.	Dr. Shaikh Ajaz Perveen Mohd. Khaleeluddin	English	07
(03)	Post-Independence Indian English Fiction: Critical Assessment	Dr. Landage R. A. & Lahoti R. K.	English	12
(04)	The Nowhere Man - Gloomy Shadow of Marginal life in Adopted Society	Smt. Sasane S. S.	English	17
(05)	Portrayal of Upper - Caste Women in Mahesh Elkunchwar's 'Old Stone Mansion'	Dr. Manisha D. Sasane.	English	20
(06)	आधुनिक हिंदी - काव्य में गांधीवाद का प्रभाव	डॉ. मिर्झा असद बेग रूस्तुम बेग	हिंदी	24
(07)	दसवें दशक के लघु उपन्यासों का सामाजिक अध्ययन	प्रो. डॉ. पठाण ए.एम.	हिंदी	28
(08)	'हिंदी ग़ज़ल में समसामयिकता'	प्रा. मुजावर एस.टी.	हिंदी	31
(09)	मौलाना अबुलकलाम आजाद का भारतीय राजनीति में योगदान	डॉ. ओमप्रकाश बन्सीलाल झंवर	हिंदी	33
(10)	चरित्र निर्माण की दृष्टिसे साहित्य की भूमिका: एक अध्ययन	प्रा. डॉ. द्वारका गिते - मुंडे	हिंदी	37

Sr. No.	Paper Name	Name	Subject	Page No.
(11)	कबीर और तुकाराम काव्य में मानवतावादी दृष्टिकोण का तुलनात्मक अध्ययन	प्रा. शेख सैबाशिरीन हारूनरशिद	हिंदी	41
(12)	`ग्रामीण कादंबऱ्यातील कृषीजीवन व कृषीसंस्कृतीचा अभ्यास`	प्रा. डॉ. अनिल गर्जे	मराठी	44
(13)	Women Participation in Various field	Dr. Dhas D.K.	Economics	47
(14)	भारतातील कामगार : समस्या व सामाजिक सुरक्षितता	प्रा. रमेश जे. गायकवाड	Economics	52
(15)	भारतात ग्रामीण भागाकडून शहरीभागाकडे होणाऱ्या स्थलांतराचा आढावा	प्रा.सोनल अशोक उबाळे	Economics	59
(16)	The Status Of Muslim Women And Human Right.	Dr. Mohammed Khayyum.	Political Science	63
(17)	Indian's Freedom Movement And Demo-cratic Leadership.	Mr. Shaikh Gafoor Ahmed	Political Science	70
(18)	नेवासा तालुक्यातील मृदेचा अभ्यास	प्रा. डॉ. सय्यद रफतअली प्रा. डॉ. सोनवणे व्ही.के.	Geography	75
(19)	पर्यावरण व्यवस्थापन व नियोजन	प्रा. डॉ. मिर्झा वाजीद रूस्तुम बेग.	Geography	81
(20)	Affecting the Development Factors of Personality	Dr.Sayed H.K.	Physical Education	87

Sr. No.	Paper Name	Name	Subject	Page No.
(21)	Comparison of Self-Concept on Different Levels of Participation in football Players	Mr. Parvez Khan Dr. Sk Ataullah Jagirdar	Physical Education	92
(22)	Comparative Study of Health Related Physical Fitness Among girls of Maharashtra	Dr. Saudagar Faruk Gafur Dr. Sk Ataullah Jagirdar	Physical Education	97
(23)	Relationship between playing ability of Handball Players and Motor fitness Components.	Mr. Sayyad Shanoor Noor.	Physical Education	103
(24)	दौलताबाद किल्ल्याचे महत्व	प्रा. डॉ. शेख कलीम मोहियोद्दीन	History	109
(25)	1857 च्या राष्ट्रीय उठावात मौलवी अहमद उल्ला शाहचे योगदान	प्रा. शेख हुसैन इमाम	History	111
(26)	मानवी जीवनात आहार आणि खेळाचे महत्व	प्रा. जाधव एस.बी.	Home Science	114
(27)	Maharashtra ke Qadeem Deeni Idare	Dr. Abdus Shukoor Quasmi	Arabic	116
(28)	"Nazr-e- Butan" Ek Mutale'a	Prof. Syed Fareed Ahmed Nahri	Urdu	120
(29)	Jamiya Osmaniya Aur Urdu Taleem	Dr. Syed Asfiya Madni	Urdu	125
(30)	Urdu Gazal Mein Hindustani Tahezibi wo Ma'ashrti Pas Manzar	Dr. Maqbool Saleem Shaikh Mahtab	Urdu	129

ISSN No. 2394-9996

''نذرِبتاں'' ایک مطالعہ

"Nazr-e- Butan" Ek Mutale'a

Syed Fareed Ahmed Nahri
Head Dept. of Urdu
Milliya Sr. College Beed

جاں نثار اختر کی شاعری نے ان کی زندگی کی طرح بہت سے نشیب وفراز طئے کئے ہیں۔
''نذرِبتاں میں ان کی رومانی شاعری اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔اپنے پیش روشعراء کا اثر بھی شاعر نے قبول کیا ہے۔علامہ اقبال نے کہا تھا۔

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ

لوگ جابہ جا اقبال کے اس مصرع کا حوالہ دیتے ہیں اوراسی کے حوالے سے زندگی کے سوز وساز کی باتیں کرتے ہیں لیکن یہ علامہ کی شاعری کا مجموعی مزاج نہیں ہے۔وہ تو چاندساتوروں پر کمندیں ڈالنے کی بات کرتے ہیں۔ملت کے اتحاد کی بات کرتے ہیں اور متحد ہونے پر خورشید جبیں بن جانے ک اپیغام دیتے ہیں اور اگر متحد نہ ہوسکے تو اقبال کہتے ہیں۔

ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

لیکن اقبا کووجودزن سے تصویر کائنات میں جورنگ نظر آیا،وہ غلط بھی نہیں ہے۔
اللہ تعالیٰ نے یہ کائینات بھی بہت سوچ سمجھ کر بنائی ہے تاکہ کائنات کی دلکشی بھی قائم رہے اور حیات کا تسلسل بھی برقرارر ہے۔ایک شاعر نے کہا ہے۔

اپنے مرکز کی طرف مائل پرواز تھا حسن
بھولتا ہی نہیں عالم تری انگڑائی کا

اختر الایمان کی نظم ''نذرِ بُتاں'' اور اس مجموعے کی دیگر منظومات کے مطالعے سے ایسی ہی رومانیت کا احساس ہوتا ہے۔ یہ نظمیں شاعر کے جمالیاتی ذوق کی بھی غماز ہیں۔ اور احساس کی بالیدگی کی بھی مظہر ہیں۔ نظم ''نذرِ بُتاں'' کا بنیادی تصورحُسن کی سراپا نگاری ہے جسے شاعر تشبیہات اور استعارات سے اجاگر کرتا ہے۔ اس نظم کے مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمایئے:

یہ کس کا ڈھلک گیا ہے آنچل
تاروں کی نگاہ جھک گئی ہے
یہ کس کی مچل گئیں زلفیں
جاتی ہوئی رات رک گئی ہے

آگے چل کر شاعر محبوب کے وجود پر اس طرح روشنی ڈالتا ہے۔

حُسن کا عطر جسم کا صندل
عارضوں کے گلاب، زلف کا عود
بعض اوقات سوچتا ہوں میں
ایک خوشبو ہے صرف تیرا وجود

اس کے بعد شاعر یہ بتاتا ہے کہ اس کے محبوب کا حسن کن کن پر بھاری پڑ رہا ہے۔ چاند ستاروں کا حسن بھی اس کے حسن کے آگے ماند ہے۔ شاعر نے اس کے بعد کے بندوں میں یہ بات کہی کہ دراصل تیرے اور میرے درمیان کوئی فرق نہیں رہا اس لیے من و تو کا فرق مٹ چکا ہے تو یہ بحث ختم ہو جاتی ہے کہ کون کس کو چاہتا ہے۔

جاں نثار اختر کی نظم ''روشنیاں'' بھی اس مجموعے کی ایک خوب صورت نظم ہے۔ اس نظم میں شاعر نے یہ بتایا ہے کہ حسن کس طرح عشق کے لئے تحریک ثابت ہوتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ آج بھی کتنی شمعیں شاعر کے دل میں جھلملاتی ہیں۔ ہیرے کی طرح تراشا ہوا جسم بجلی بن کر دل پر کوندکاتا ہے۔ یہاں شاعر نے خوب صورت تشبیہات کا استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر تاروں سے زیادہ خوش نما آنکھیں، آنچ دیتے ہوئے ہونٹ، ریشم کی طرح لہراتی زلفیں، گوری کلائیاں، رنگین ہتھیلیاں، پائل کی جھنکار، وغیرہ جیسی خوب صورت تشبیہات کا استعمال کیا گیا ہے ایک اور بہت خوب صورت تشبیہہ کا استعمال بھی شاعر نے کیا ہے یعنی انگڑائی کو دھنک سے تشبیہہ دینا۔

کشتی انگرائیاں دھنک بن کر
خود اُبھرتی ہیں، ڈوب جاتی ہیں

نظم کے آخر میں شاعر کہتا ہے کہ میری زندگی کا جواز محبوب کی حسن و رعنائی میں پوشیدہ ہے۔ میں یادوں کی روشنی میں زندہ ہوں اور میری زندگی کا واحد سہارا میری اپنی شاعری ہے۔

آؤ میں تم سے اعتراف کروں
میں اسی شاعری سے زندہ ہوں

ایک نظم ''آجا'' بطور خاص ہماری توجہ کا مرکز بنتی ہے۔ اس نظم میں شاعر مختلف تشبیات استعمال کرتا ہے۔ وہ محبوب کو بہارِ نو کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ اور اسے اپنی زندگی کی تاریک وادیوں میں بُلاتا ہے تاکہ اس کی تاریک زندگی میں کچھ اجالا ہو جائے۔ اسے وہ چراغ لالۂ احمر کہتا ہے۔ زندگی کے ویران چمن میں وہی موجِ گُلِ تر بن کر آسکتی ہے۔ ریسرے عارض گلفام پر حسین پلکیں ہر پھول پر نشتر کا کام کریں گی۔ اگر محبوب مسکرائے تو موتیوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔ محبوب کی بانہیں گلے کے واسطے خنجر کا کام دیتی ہیں۔ لہٰذا شاعر محبوب سے کہہ رہا ہے کہ تو اپنی خوب صورت بانہوں کے خنجر لے کر آجا۔

محبوب کی جُدائی کی گرم ہوا سے زندگی کا چراغ بجھنے کو ہے۔ اس لئے تو اپنی خوشبو دار زلفوں کی ہوا لے کر آجانا۔ شاعر کہتا ہے میری امید اندھیرے میں کھونے لگی ہے، اے محبوب تیری آمد کی وجہ سے رات کا اندھیرا ختم ہو جائے گا اور سویرا طلوع ہوگا۔

شاعر کہتا ہے کہ پھول میں خوشبو اور شمع میں نور ہے تو وہ بھی محبوب کے دم ہی سے ہے اور اسی کی وجہ سے ہے۔ نظم ''آج'' اس نظم میں حُسن اور عشق کے ایک دوسرے میں سمانے کی بات بہت دلکش انداز میں بیان کی ہے۔ علامتی پیرائے میں دونوں کے ایک دوسرے میں سمانے کا تذکرہ کیا ہے۔

شمع کی لو جذب ہو جائے گی پروانے میں آج

نظم ''یاد ہے اب تک'' میں پرانی یادوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر وہ تمام باتیں بیان کرتا ہے جن کو صرف شاعری کے پردے میں ہی بیان کیا جا سکتا ہے۔ جن کی وضاحت و تفصیل کی گنجائش بھی نہیں ہوتی۔ نظم کی ابتدا میں محبوب کا سراپا بیان کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ شاعر کو وہ تمام باتیں یاد ہیں جو محبوب سے جُڑی ہوئی ہیں۔ غازۂ رخسار کی خوشبو بھی یاد ہے اور ہاتھوں میں لگی بور سے حنا بھی یاد ہے۔ محبوب کی کمر تک پہنچنے والے

اس کے گیسو بھی اد ہیں۔اس کی پلکوں کو جھپکانے کی ادا بھی یاد ہے۔محبوب کی رفاقت میں شاعر کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ زمین وآسمان اس کے قدموں کے نیچے ہیں۔

وہ تجھ سے ملاقات کی پہلی شب رنگیں
گھلتی ہوئی آنکھوں میں حیا یاد ہے اب تک

شاعر اپنی یادوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے۔

وہمعبد زہرہ کے دمکتے ہوئے فانوس
مہتاب میں سینے کی ضیا یاد ہے اب تک

''نذرِ خیام'' اس نظم میں بے خودی اور خود فراموشی کی کیفیت ملتی ہے۔شاعر محسوس کرتا ہے کہ ہر شئے رقص میں ہے۔ پیمانہ بھی رقص میں ہے اور میخانہ بھی رقص میں ہے۔کوئی میخوار ہاتھ میں ساغر لے کر رہا ہے تو کوئی صراحی اُٹھا کر ناچ رہا ہے۔میخوار ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ناچ رہے ہیں۔ پاگل اور عقلمند انسان کا فرق مٹ چکا ہے۔دیوانہ بھی رقص میں ہے اور فرزانہ بھی رقص میں ہے۔شاعر بھی رقص کر رہا ہے اور محبوب بھی رقص کر رہا ہے۔

نظم ''کسی کو دیکھ کر'' ایک انتہائی مختصر نظم ہے۔جو صرف چار اشعار پر مشتمل ہے۔نظم انتہائی مختصر نظم ہے جو صرف چار اشعار پر مشتمل ہے۔نظم انتہائی دلکش اور اس کا تاثر بھر پور ہے۔نظم اس طرح ہے۔

وہی مخمور دل رُبا آنکھیں
وہی کاجل کی دل نشیں تحریر
ہاں وہی جسم کے حسین خطوط
ہاں ہوی زلف کی گھنی زنجیر
وہی ترشے لبوں کے نازک جام
ابروؤں کی وہی سبک شمشیر
جیسے ٹیگور کا کوئی نغمہ
جیسے چغتائی کی کوئی تصویر

اس مجموعے کی چند اہم نظمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

عزم، تلخ نوائی، تجزیہ، جمال، آخر ملاقات اور ''گرلز کالج کی لاری''

یہ لاری طالبات کو ان کے گھروں سے چن چن کر کالج کو پہنچاتی ہے۔

فضاؤں مین ہے صبح کا رنگ طاری
گئی ہے ابھی گرلز کالج کی لاری

اس نظم میں ایک شعر اس طرح ہے

سروں سے وہ آنچل سرکتے ہوئے سے
وہ شانوں سے ساغر چھلکتے ہوئے سے

نظم اس شعر پر ختم ہوتی ہے۔

فسانہ بھی ان کا ، ترانہ بھی ان کا
جوانی بھی ان کی زمانہ بھی ان کا